باب 4

پاکستان میں معاشرتی نظم وضبط

(Social Order in Pakistan)

مفہوم (Meaning)

معاشرتی نظم وضبط (Social Order) کالفظی معنی معاشرتی حکم یا ترتیب کے ہیں لیکن اصطلاحاً کسی ریاست میں شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرنا، ان کی جان ومال کی نگرانی کرنا، امن وامان بحال کرنا اور عدل وانصاف فراہم کرنا معاشرتی نظم وضبط کہلاتا ہے۔ زمانہ ماضی میں جب تک نظم وضبط مفقود رہا، ریاستیں مختلف زبانوں کا شور اور محض آبادیوں کا ہجوم تھیں۔ جونہی معاشرتی نظم وضبط کا آغاز ہوا ریاستیں عوام کی محافظ بن گئیں۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں صحیح معاشرتی نظم وضبط کی علمبرداری ہوئی۔ اسلامی سلطنت مضبوط ہوئی اور اس کی چاردیواری وسیع ہوئی۔ گویا ریاستوں کو محافظی حیثیت معاشرتی نظم وضبط کی عطا کردہ ہے۔

معاشرتی نظم وضبط کی اہمیت (Significance of Social Order)

معاشرتی نظم وضبط سے ایک معیاری ریاست کا وجود عمل میں آتا ہے۔ تمام معاشرتی اور سیاسی گروہوں کو حکومتی کاروبار میں برابر شریک کیا جاتا ہے۔ درج ذیل نکات سے معاشرتی نظم وضبط کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

1- عدل وانصاف کی فراہمی

معاشرتی نظم وضبط سے عدل وانصاف کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ کسی فرد یا طبقے کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوتی اور ان کے ساتھ مساویانہ سلوک کیا جاتا ہے۔

2- جمہوری اقدار کا فروغ

اچھا معاشرتی نظم وضبط جمہوری اقدار مثلاً آزادی، مساوات اور رواداری کو فروغ دیتا ہے، تشدد اور دہشت گردی ختم ہوجاتی ہے اور تمام افراد کو برابر کے حقوق دیے جاتے ہیں۔

3- جان ومال کی حفاظت

جان ومال کی حفاظت اور عزت وآبرو کا تحفظ مضبوط معاشرتی نظم وضبط کے بغیر ممکن نہیں۔ اچھے معاشرتی نظم وضبط سے جرائم میں بھی کمی آتی ہے اور لوگ امن کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

4- بدعنوانی کا خاتمہ

ایک ریاست میں بہتر معاشرتی نظم وضبط کی بنیاد پر ہر قسم کی معاشرتی برائیوں مثلاً اقرباپروری، رشوت اور ناجائز منافع خوری کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اگر انتظامیہ میں کوئی بدعنوان عنصر موجود ہو تو اسے نکال دیا جاتا ہے۔ صرف ایماندار اور صالح انتظامیہ ہی احسن طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے سکتی ہے۔

5- خوش حال معاشرے کا قیام

ملک میں تجارتی، صنعتی اور زرعی ترقی، بہتر معاشرتی نظم وضبط کے بغیر ممکن نہیں۔ اسی نظام کی بدولت لوگ تعلیم اور صحت وغیرہ کے میدان میں ترقی کرتے ہیں اور ملک معاشی، معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے خوشحالی کی طرف گامزن ہوجاتا ہے۔

6- بہتر منصوبہ بندی

اچھے معاشرتی نظم وضبط کی بنیاد پر ملک وقوم کی ترقی کے لیے بہتر منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔ دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک بہتر منصوبہ بندی کی بدولت آج اس مقام پر ہیں۔

7- حکومت اور عوام میں رابطہ

اچھے معاشرتی نظم وضبط کی بنیاد پر حکومت اور عوام میں قریبی روابط قائم ہوتے ہیں اور عوام کے مسائل کے حل کے لیے لوگوں میں یکجہتی پیدا ہوتی ہے، ان کی فلاح وبہبود اور ترقی کے لیے پروگرام بنائے جاتے ہیں جس سے عوام کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔

اسلامی تناظر میں آزادی، انصاف، اصول معدلت اور اختیارات کے حصول کے لیے معاشرتی نظم وضبط کے تقاضے

(Requisits of Social Order in Islamic perspective for fulfilling liberty, Justice, Equity and Authority)

اسلام معاشرتی نظم وضبط پر بڑی شدت سے زور دیتا ہے کیونکہ معقول معاشرتی نظم وضبط کے بغیر ریاست کے اندر افراد کی جان ومال اور امن وامان کی کیفیت مضطرب رہتی ہے۔ ان کا آرام وسکون تباہ ہوجاتا ہے اور وہ دلجمعی سے اپنے مشاغل کو کماحقہٗ عملی جامہ نہیں پہنا سکتے۔ انتشاری کیفیت افراد کے لیے تکلیف دہ رہتی ہے۔

درج ذیل تقاضے پورے کرنے کے لیے بہتر نظم وضبط کا ہونا بہت ضروری ہے:

i- آزادی کا محافظ **(Guardian of Liberty)**

اسلام میں آزادی کی حفاظت صرف مضبوط معاشرتی نظم وضبط کی مرہون منت ہے۔ اس لیے صالح اور نیک منتظم ہی ایسا کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں لوگوں کو آزادیاں میسر تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "میں کسی شخص کو اس کا موقع نہ دوں گا کہ وہ کسی کی حق تلفی یا کسی پر زیادتی کرے"۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ "مجھے خلیفہ رہنے کا حق نہیں اگر میں لوگوں کے حقوق اور آزادیوں کی حفاظت نہ کرسکوں"۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین کے دور میں مسلم اور غیر مسلم سے ایک جیسا سلوک روا رکھا جاتا رہا کیونکہ وہ خدا اور عوام کے سامنے جوابدہ تھے۔ انھی آزادیوں کی خاطر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دربار میں تنقید کا سامنا کیا۔ انھوں نے ایک گورنر کو اس لیے معزول کردیا کہ اس نے ایک غلام کے بیٹے کے ساتھ مساوی سلوک نہ کیا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ گورنر یمن ایک بہترین منتظم ثابت ہوئے کیونکہ انھوں نے لوگوں کے حقوق وآزادیوں کی حفاظت فرمائی۔ جونہی شخصی حکومت کا آغاز ہوا خلیفہ اپنی مرضی کرنے لگ گئے اور لوگوں کی آزادیاں انتشار کا شکار ہوگئیں۔ پرکیف ماحول بدامنی کی نذر ہوگیا۔

ii- عدل وانصاف کا حصول (Justice)

عدل وانصاف کو قائم رکھنے کے لیے خصوصی ذمہ داریاں معاشرتی نظم وضبط کا اہتمام کرنے والے اداروں کو سونپی جاتی ہیں۔ اسلام میں عدل وانصاف کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ شہری حصولِ انصاف کے لیے عدلیہ سے رجوع کرتے ہیں۔ اسلام فوری انصاف پر زور دیتا ہے۔ اس سلسلے میں تاخیر کو ناانصافی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ انسانی عظمت، عزت نفس اور مساوات پر مبنی معاشرہ تب ہی زندہ رہ سکتا ہے جب وہاں انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی سربلندی اور نظم وضبط کی عظمت کی خاطر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قاضی کے سامنے عدالت میں پیش ہونا پڑا۔

iii- اصول معدلت (Equity)

کبھی کبھی قاضی کے پاس ایسے مقدمات آتے ہیں جن کے بارے میں قرآن پاک خاموش ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں قاضی اپنی مرضی اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق فیصلہ صادر فرماتے ہیں جنھیں اسلامی قانون میں اجتہاد کہتے ہیں۔ اصولِ معدلت کے تقاضے تب ہی پورے ہونا ممکن ہیں جب نظم وضبط کی حکمرانی ہو اور کسی کو انکار کی جرأت نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصول معدلت کو بروئے کار لانے، لوگوں کے تحفظ اور انصاف کی فراہمی کے لیے پولیس کا محکمہ قائم کیا تھا۔

iv- اختیارات کا استعمال (Authority)

اختیارات وہ طاقت ہے جس کی بنا پر ریاست میں امن وامان کی کیفیت کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ انصاف کے تقاضے پورے کیے جاسکتے ہیں۔ خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں باقاعدہ معاشرتی نظم وضبط کی ابتدا ہوئی، اس لیے انھیں اپنے اختیاراتِ خلافت کے استعمال کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا لیکن وہ اختیارات فردِ واحد کے اختیارات نہ تھے بلکہ ان کے پیچھے قرآن وسنت کی تعبیر اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی تقلید شامل تھی۔ خلفائے راشدینؓ کے دور میں معاشرے میں سکون، خوش حالی اور فارغ البالی کا دور دورہ رہا۔

پاکستان میں معاشرتی نظم وضبط کی موجودہ حالت

(Prevailing Situation of Social Order in Pakistan)

پاکستان میں معاشرتی نظم وضبط کی موجودہ حالت بہتر ہے۔ ہر ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (D.P.O) اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ ضلع میں پولیس، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (D.P.O) کے ماتحت اپنے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ ہر پولیس سٹیشن میں رپورٹنگ افسر اور تفتیشی افسر مقرر کیے گئے ہیں۔ عوام کو تحفظ دینے اور انصاف کی فراہمی کے لیے حکومت نے ہر ضلع میں ایک پبلک سیفٹی کمیشن (District Public Safety Commission) قائم کیا ہے۔ ملک میں معاشرتی نظم وضبط کی جڑیں مضبوط ہیں اور امن وامان قائم ہے۔

فلاحی ریاست میں حصول انصاف کے لیے اسلامی اقدار کا کردار
(Role of Islamic Values in Welfare State for maintaining Justice)

اسلام کسی جامد شے کا نام نہیں بلکہ دین اسلام حرکت و انقلاب سے عبارت ہے۔ جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم تاریخِ انسانیت میں وہ واحد شخصیت ہیں جنھوں نے دین اور دنیا میں اپنے لیے جن مقاصد کا تعین کیا انھیں اپنی زندگی میں انتہائی کامیاب طریقے سے حاصل کیا۔ ان کی ذات اقدس میں بہترین نمونہ عمل موجود ہے۔ انھوں نے یکم ہجری کو مدینہ میں ایک ایسی اسلامی فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

ایک فلاحی ریاست میں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں لایا جاتا ہے۔ آزادی، معاشرتی انصاف، مساوات اور جمہوری نظام کے صحیح خدوخال اپنانے کے لیے عمال و حکام کا ذمہ دار ہونا ضروری ہے تا کہ وہ اپنے فرائض دیانت، امانت، رواداری اور انسانی دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے سرانجام دیں۔ قومی خزانے کا استعمال امانت سمجھتے ہوئے کریں۔ ریاکاری اور مصلحت سے کام نہ لیں۔ اپنی ذمہ داریاں ذاتی لالچ اور طمع سے بے نیاز ہو کر عبادت سمجھ کر ادا کریں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم میں سے ہر ایک کی حیثیت ایک گڈریے کی سی ہے جو اپنے ریوڑ کے تحفظ کا ضامن ہے۔ حکومت کی حیثیت بھی ایک گڈریے کی سی ہے جو ریوڑ کی چوکیدار ہے۔''

آپؐ نے مزید فرمایا ''حکومت اس کی سرپرست ہے، جس کا کوئی سرپرست نہ ہو۔''

اسلامی اقدار کی خاطر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو گلیوں کا چکر خود لگاتے تھے تا کہ عوام کی پریشانیوں کا جائزہ لیا جا سکے۔ رات کے وقت آپؓ اپنی پیٹھ پر غلہ لاد کر ضرورت مندوں کے گھر پہنچاتے تھے۔ عدل و انصاف کی حاکمیت اور معاشرتی نظم و ضبط کا عمدہ نمونہ خلافت راشدہ کے دور میں پیش ہوتا رہا ہے۔

ہر اسلامی دور میں انصاف کے میدان میں اسلامی اقدار کی قندیلیں روشن رہیں۔ اسلامی تاریخ بے شمار ایسی مثالوں سے لبریز ہے۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''زید رضی اللہ عنہ قاضی نہیں ہو سکتے جب تک عمر رضی اللہ عنہ اور ایک عام مسلمان ان کے نزدیک برابر نہ ہوں۔'' یہ فقرہ آپؓ نے اس وقت کہا جب آپؓ ابی بن کعب کے خلاف حضرت زید رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش ہوئے تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی نے فرمایا ''عمدہ امن، عمدہ نظام عدل کی بنا پر ممکن ہے۔ اور قیام عدل ہی ریاست کا سب سے بڑا فرض ہے۔'' مسلمان فلاسفر اور فقہا کا فیصلہ ہے کہ ''کافر منصف حکمران، مسلمان ظالم حکمران سے بہتر ہے۔''

اسلامی تاریخ سے دی گئی مثالیں اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں کہ انصاف اور معاشرتی نظم و ضبط کے قیام کے لیے اسلامی اقدار رہنما اصولوں کا کام سرانجام دیتی ہیں۔

پاکستان میں پولیس کا کردار (Role of Police in Pakistan)

پاکستان میں پولیس کی ذمہ داریاں بڑی وسیع ہیں۔ ہر صوبے میں پولیس کا نیٹ ورک موجود ہے جسے صوبائی حکومت کنٹرول کرتی ہے۔ وفاقی حکومت کی علیحدہ پولیس بھی ہے جو مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں فرائض ادا کرتی ہے۔ محکمۂ پولیس کے فرائض مختلف النوع ہیں۔ ان کی نوعیت نہایت حساس ہے۔ کئی شعبے قائم ہیں جو محکمے کے مختلف اقسام کے فرائض نبھاتے ہیں۔ پولیس اگر

پوری طرح چوکس ہو تو عوام اطمینان اور سکون سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

1- امن وامان کا قیام

پولیس کا اہم ترین فریضہ امن وامان قائم کرنا، عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرنا ہے۔ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو مکمل تحفظ دے تاکہ وہ سماج دشمن عناصر کی زیادتیوں سے محفوظ رہیں۔ پولیس اگر امن وامان کو یقینی بنانے میں کامیاب ہو جائے تو مختلف شعبہ ہائے زندگی ترقی کی طرف گامزن رہتے ہیں۔

2- جرائم پر کنٹرول

ریاست میں رائج قوانین پر عمل درآمد کروانا اور غیر قانونی سرگرمیوں سے معاشرے کو پاک رکھنا پولیس کی ذمہ داری ہے۔ وہ چوری، ڈاکے، اغوا، سمگلنگ، ڈکیتی، جوا اور ایسے ہی دوسرے جرائم کی روک تھام کے لیے مصروفِ عمل رہتی ہے۔ وہ مجرموں کو پکڑتی اور قانون کے مطابق عدالتوں سے انھیں سزا دلواتی ہے۔ جرائم پیشہ افراد پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے اور اُن کا مکمل ریکارڈ پولیس سٹیشنوں میں رکھا جاتا ہے۔ فنگر پرنٹس لیے جاتے ہیں اور اُن کی تصویریں موجود ہوتی ہیں۔ اگر کوئی جرم سرزد ہوتا ہے تو پولیس کو ریکارڈ کی مدد سے مجرم تک پہنچنے میں آسانی رہتی ہے۔

3- دہشت گردی کی روک تھام

ملک میں دہشت گردی کا مسئلہ بڑا گھمبیر صورت اختیار کر گیا ہے۔ ملک دشمن عناصر عوام میں بے چینی اور خوف پیدا کرنے کے لیے مختلف کارروائیاں کرتے ہیں۔ وہ دھماکے کرتے ہیں، ریلوے لائنوں، پلوں اور قیمتی قومی املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ پولیس نے ایسے عناصر کے خلاف منظم کارروائیاں کرنے کے لیے "اینٹی ٹیررسٹ سیل *(Anti-Terrorist Cell)*" بنایا ہوا ہے۔ ایک ڈی۔ آئی۔ جی اس سیل کا سربراہ ہے۔ یہ سیل مسلسل ایسے گروہوں اور تنظیموں پر نظر رکھتا ہے جو دہشت گردی میں ملوث رہتے ہیں۔ پولیس کے دیگر شعبے اینٹی ٹیررسٹ سیل سے تعاون کرتے ہیں۔ مجرموں کو پکڑ کر عدلیہ کے ذریعے سزائیں دلوائی جاتی ہیں۔ دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے ملک میں بیک وقت کئی ایجنسیاں بھی کام کر رہی ہیں۔

4- پُرامن عوامی اجتماعات

ملک بھر میں سماجی، ثقافتی، مذہبی اور سیاسی تنظیمیں اجلاس بلاتی ہیں، جلوس نکالتی ہیں اور مختلف سرگرمیوں میں مصروف رہتی ہیں۔ بعض عناصر ان تنظیموں کی مخالفت میں دہشت گردی کے ذریعے امن وامان کی فضا کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے اجتماعات اور جلوسوں کو بحفاظت اپنا کام کرنے کا موقع دے اور تخریبی کارروائیوں کی روک تھام کرے۔ محرم کے موقع پر پولیس خاص طور پر چوکنا رہتی ہے اور منفی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لیے بھرپور منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرتی ہے۔

5- پروٹوکول کی ذمہ داری

پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ غیر ملکی سفارت خانوں کی حفاظت کرے اور ملکی اور غیر ملکی اہم شخصیات کو مکمل تحفظ مہیا کرے۔ پولیس خاص طور پر صدرِ مملکت، وزیراعظم، گورنر، وزرائے اعلیٰ اور دیگر اہم سیاسی شخصیتوں کی حفاظت کے لیے ہمہ وقت مصروف رہتی ہے۔ ان شخصیات کو دورانِ سفر پروٹوکول مہیا کیا جاتا ہے۔ ملک کے اہم سیاستدانوں اور مذہبی راہنماؤں کے لیے بھی پولیس کی جانب

سے مکمل حفاظتی اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔

6- ٹریفک پر کنٹرول

شہریوں کو سڑکوں پر سفر کے دوران تحفظ مہیا کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ٹریفک رولز بنائے گئے ہیں اور ان رولز پر عمل درآمد کے لیے پولیس کا ایک علیحدہ شعبہ ٹریفک پولیس کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ پولیس کے اہل کار سڑکوں اور چوراہوں پر موجود رہتے ہیں اور قواعد کے مطابق ٹریفک کو گزارتے ہیں۔ اگر کوئی شہری بغیر لائسنس گاڑی چلا رہا ہو یا ٹریفک قواعد کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو تو اُس کا چالان کیا جاتا ہے۔ ٹریفک پولیس حادثات کی روک تھام کر کے شہریوں کی قیمتی جانیں بچانے کا اہتمام بھی کرتی ہے۔

7- شکایات کا ازالہ

شہری مل جل کر رہتے ہیں تو اُن کے مابین تنازعات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگر کسی شہری سے زیادتی ہو تو وہ پولیس سے رجوع کرتا ہے اور اپنی شکایت درج کراتا ہے۔ پولیس قانون شکن افراد کے خلاف کارروائی کرتی ہے اور پُرامن شہریوں کو تحفظ کا احساس دلاتی ہے۔ عوامی شکایات کو دور کرنے کے لیے پولیس سٹیشن مسلسل کام کرتے ہیں اور ضروری قانونی کارروائی کر کے عوامی اعتماد کو بحال رکھتے ہیں۔ خواتین کی سہولت کے لیے حکومت نے بڑے شہروں میں خواتین کے علیحدہ پولیس سٹیشن قائم کر دیے ہیں۔ ان سٹیشنوں میں عملہ خواتین پر مشتمل ہوتا ہے۔

8- ہائی وے پٹرولنگ

مسافروں کی جانوں اور اُن کی املاک کی حفاظت کے لیے چھوٹی اور بڑی شاہراہوں پر پولیس کے دستے پٹرولنگ کرتے رہتے ہیں۔ راہزنوں، ڈاکوؤں اور دیگر جرائم پیشہ افراد کی کارروائیوں کی روک تھام کے لیے پولیس خصوصی بندوبست کرتی ہے۔ پولیس اہلکار کاروں اور موٹر سائیکلوں پر گشت کرتے عام دکھائی دیتے ہیں۔ ہائی وے پولیس کو محکمے کے دیگر شعبوں کی مدد بھی حاصل ہوتی ہے۔ پولیس کے یہ دستے حادثات کی صورت میں زخمی مسافروں کو ہسپتالوں تک پہنچاتے ہیں۔

9- کرائم برانچ

ہر صوبے میں جرائم پر قابو پانے کے لیے قائم کرائم برانچوں کے فرائض میں اضافہ کیا گیا اور ان میں کسٹمز، نارکوٹکس کنٹرول بورڈ اور ایکسائز کے اہل کار بھی شامل کیے گئے ہیں۔ یہ اشتراکِ عمل مفید ثابت ہوا اور جرائم کی روک تھام میں بڑی مدد ملی۔ اب کرائم برانچوں کو جدید خطوط پر منظم کیا گیا ہے۔ برانچ کا سربراہ ڈی۔ آئی۔ جی ہوتا ہے اور برانچ میں فنگر پرنٹس بیورو اور ایک سائنس لیبارٹری قائم کی گئی ہے۔ کرائم برانچ کاروں کی چوری اور بینکوں میں ڈکیتی کی روک تھام کرتی ہے۔

10- حکومتی محکموں کی امداد

مرکزی اور صوبائی حکومت کے مختلف محکموں مثلاً مال، ایکسائز، کسٹم، آبپاشی، ریلوے، جیل خانہ جات نیز میونسپل اداروں کو بعض اوقات پولیس کی امداد کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ یہ محکمے محصولات کے حصول کے لیے پولیس کا تعاون حاصل کرتے ہیں۔ محکمہ ریلوے کا پولیس کا شعبہ الگ ہے لیکن وہ بھی صوبائی پولیس کی اعانت سے اپنے فرائض ادا کرتا ہے۔

سوالات

حصہ اوّل (معروضی)

I- ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

i- معاشرتی نظم وضبط کا لفظی معنی کیا ہے؟

ا۔ معاشرتی حکم ب۔ حکومتی کاروبار

ج۔ خوشحالی د۔ عدل وانصاف

ii- کون سی جمہوری اقدار ہیں؟

ا۔ اقربا پروری اور رشوت ب۔ آزادی اور مساوات

ج۔ تشدد اور دہشت گردی د۔ جہالت اور ناخواندگی

iii- اہم شخصیات کی حفاظت کے لیے پولیس جو حفاظتی اقدامات کرتی ہے انھیں کیا کہا جاتا ہے؟

ا۔ شاہراہوں پر گشت ب۔ جرائم کا خاتمہ

ج۔ پروٹوکول د۔ خوف اور بے چینی

iv- محکمہ پولیس میں ''کرائم برانچ'' کا سربراہ کیا کہلاتا ہے؟

ا۔ سیکرٹری ب۔ ایکسائز انسپکٹر

ج۔ ڈپٹی کمشنر د۔ ڈی۔آئی۔جی

v- کون سے خلیفہ رات کو گلیوں کا چکر لگا کر عوام کی پریشانیوں کا جائزہ لیتے تھے؟

ا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ب۔ حضرت عمرؓ

ج۔ حضرت عثمانؓ د۔ حضرت علیؓ

vi- ''حکومت اس کی سرپرست ہے جس کا کوئی سرپرست نہ ہو'' یہ کس کا فرمان ہے؟

ا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ب۔ حضرت زیدؓ

ج۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ د۔ سید اسماعیل شہیدؒ

vii- مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد کب رکھی گئی؟

ا۔ 4 ہجری ب۔ 3 ہجری

ج۔ 2 ہجری د۔ یکم ہجری

viii- حضرت معاذ بن جبلؓ کس علاقے کے گورنر تھے؟

ا۔ شام ب۔ عراق

ج۔ ایران د۔ یمن

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے:

i- حضرت شاہ ولی اللہؒ نے نظام عدل کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

ii- اختیارات سے کیا مراد ہے؟

iii- ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لیے ٹریفک پولیس کیا کردار ادا کرتی ہے؟

iv- پاکستان میں معاشی نظم وضبط کی موجودہ حالت کیسی ہے؟

v- ''ہائی وے پٹرولنگ'' سے کیا مراد ہے؟

حصہ دوم (انشائیہ)

3- درج ذیل سوالات کے جواب تفصیل سے دیجیے:

i- نظم وضبط کا مفہوم اور اہمیت بیان کیجیے۔

ii- اسلامی تناظر میں آزادی، انصاف، اصول معدلت اور اختیارات کے حصول کے لیے معاشرتی نظم وضبط کے تقاضے بیان کیجیے۔

iii- فلاحی ریاست میں حصول انصاف کے لیے اسلامی اقدار کا کیا کردار ہے؟

iv- پاکستان میں پولیس کے فرائض بیان کیجیے۔